الحمد للہ علی احسانہ کہ از تالیف مولوی بدیع الزمان صاحب رسالہ

معیار التقلید

مع

محل نائم

و بر حاشیہ

الدر الفرید

فی

رد التقلید

باہتمام شیخ عبد الحی پسر شیخ محی الدین تاجر کتب و مالک مطبع صدیقی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً و مصلیاً
اما بعد بخدمت شریف ماہران فن
بعد التماس ہے کہ بالفعل اکثر شہر و دیہات
مین اختلاف مذہب ہے کہ ایک گروہ اپنے کو حنفی
المذہب اور عمل بالحدیث کو ناجائز جانتا
ہے اور دوسرا گروہ اپنے تئین محمدی عامل
بالحدیث قرار دیتا ہے اور دونو فریق مین
بحث خصومت رہا کرتی ہے محمدی آمین بالجہر
ورفع یدین کرتے ہین اور حنفی ان کے پیچھے
نماز ناجائز جانتے ہین بلکہ انکو مسجدون سے
منع کرتے ہین عوام پریشان ہوکر اہل علم سے
اظہار حق بلا آمیزش تعصب و جانب
داری کسی فرقہ کے اپنے راہ صواب کے
یہ عرض کرتے ہین کہ مسلمانون کو کسی امام
کی تقلید ہی کرنی ہے نجات ہے یا عمل بالحدیث
ہی درست ہوسکتا ہے اور آمین بالجہر اور رفع
یدین حدیث صحیح سے ثابت ہے یا نہین اور
مقتدی کو امام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہین
اور تقلید مذہب معین کی بابت قرآن مجید
حدیث شریف اور قول صحابہ اور ائمہ اربعہ وغیرہ
سے کیا ثابت ہوتا ہے اور زمانہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خیر زمانہ صحابہ
تقلید شخصی معین جاری تہی یا نہین ان سوالات
کو قرآن ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا ط

حمد اس کو جس نے زر پیدا کیا — زیب دنیا کے لیے اس کو گنا
پہر کسوٹی اس کی کی ہم کو عطا — جس سے کہوٹا اور کہرا ہووے جدا
جس نے سونا بے کسوٹی لے لیا — چار دن کے بعد وہ احمق بنا
کیونکہ سونا اور پیتل بے گمان — شکل مین ہوتے ہین یکسان اے میان
جبکہ زرین ہووے کچھ بہی غش و غل — وہ کسوٹی دیکہہ کر ہووے خجل
دین کا سونا فقہ ہے مان لے — اسکے گہسنے کی کسوٹی جان لے
ہے کسوٹی اسکی قرآن وحدیث — جو کہ کہسکر نہ ہو ہرگز خبیث
سچے عالم کا مین دیتا ہون نشان — دیکہہ کر قرآن کو ہو شادمان
جہوٹے عالم کو نہ رغبت اس سے ہو — بلکہ اعراض اور نفرت اس سے ہو
بہر چلے اگلون کی رسمون پر سمان — اور کرے وہ فخر بہی پہر بے گمان

الجواب

[illegible]

فخر کرتا ہے تو ایسی بوجھ پر
مذہبون نے اس طرح پایا رواج
کھونٹی ہاتہ سیکڑون ہیلی ہین یان
غور سے لینا ذرا سونے کو تو
ہے دغا بازی کا ہی بازار گرم
بیچتے پیتل ہین سونا کرکے بس
بعض ملا بولتے ہین بے گمان
گو حدیث پاک کی ہو وہ خلاف
مین یہ کہتا ہون جو چارون فرض ہین
تو بہلا چارون پہ کیونکر ہو عمل
اب سمجھ لے اپنے دل مین ای اخی
ایک مذہب پر چلے جو ہو خراب
اور اگر ہے فرض ان مین ایک ہی
پوچھتا ہون بولیو انصاف سے
بوحنیفہ کا ہو مذہب فرض گر
فرض کی تارک ہین تینون ای اخی
وہ رے نادان یہ کیا بکتا ہے تو

روئے گا محشر مین ایسی سوجھ پر
اور ہے تقلید کا ہی زور آج
جو مخالف ہین حدیثون کے میان
تا نہ ہو پیتل کہین ای نیک خو
کچھ نہین آتی دغا بازون کو شرم
اور نہین ڈرتے خدا سے بو الہوس
فرض ہے پابندی مذہب میان
جو کہ فرمایا رسول اللہ صہ نے صاف
اور سب بندون پہ گویا فرض ہین
بیگمان اس فرضیت مین ہی خلل
گر یہ چارون فرض ہون ہو دل لگی
تین کا تارک بنے بے دین شتاب
تو بھی ہووے اس سے بدتر دل لگی
پوچھ لے جا کر ذرا احناف سے
تین مذہب کے ہون گویا لوگ خر
شافعی و حنبلی و مالکی
بے وقوفی سے نہین تھکتا ہی تو

۴

ہیں حصہ امت احمدؐ کو یار
ہے بہاتا دوزخی اسے نابکار

تجھپہ کیا غفلت کا پردہ پڑ گیا
عقل کا تیرے خمیرہ سڑ گیا

بعضے نادان کرتے ہیں بکواس یوں
ہے سکھاتا انکو پھر خناس یوں

چار مذہب ہیں گویا چاروں کتاب
ایک پر کرتے عمل ہیں بے حساب

اور تینوں پر فقط ایمان ہے
دل سے انکو حسن پر ایقان ہے

سن لے اسکا بھی جواب اے دلربا
تاکہ ظاہر ہو تجھے اسکی خطا

ہیں کتابیں آسمانی وہ تو چار
کفر کا جن سے نکلتا ہے اچار

اور لانے والے انکے ہیں نبی
جانتا ہے ہر زکیئے ہر غبی

کیا اماموں کو بھلا تو دلربا
ہے سمجھتا جہل سے تو انبیا

کیا کتابیں ان کی وحی آسمان
ہے سمجھتا تو بتا دے بیگمان

یا کہ جبریلؑ امین لائے ہیں دو
یا خدا نے انکو سمجھا نیک خو

اور اگر مانی ہی جاوے تیری بات
تو بھی پڑتی ہے عجب لعنت کی لات

یعنے ہو چاروں اماموں کی کتاب
تجھکو بتلانا ضروری ہے پر عتاب

پوچھتاں تجھ سے میں اب بیگمان
ہے کتاب بوحنیفہ پھر کہاں

کونسی لکھی انہوں نے ہے کتاب
جسپہ تم چلتے ہو بتلا دو شتاب

کیا ہدایہ یا عنایہ یا کہ کنز
جسمیں ہے مرقوم اس مذہب کی رمز

یا قدوری انکو قدرت سے ملی
یا کہ شامی شام سے ہے آگئی

باعنایہ سے عنایت ہو گئی	یا ہدایہ سے ہدایت ہو گئی
ان کتابون مین بہلا بتلایے	بو حنیفہ سے سند تو لایے
کون سی تصنیف ان مین انکی ہے	کونسی تالیف ان مین اُنکی ہے
لو عجب تقلید کے روگی ہو تم	بو حنیفہ کے بنے جوگی ہو تم
پر نہین انکی کہین ملتی کتاب	جہان مدہی ساری دنیا بحساب
اور اماموں نے حدیثون کے سوا	اور کیا ہی جمع کیا اے دلربا
دیکھ لے مالک کی ہے کیسی کتاب	ہے موطا جسکا نام اے پرعتاب
احمدِ حنبل کی ہے مسند تمام	جسمین ہین ساری حدیثین لاکلام
ہو رہی ہین تجا فی راہن لی میان	ہے اماموں کی وصیت بیگمان

وصیت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

لَا یَنْبَغِی لِمَنْ لَمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِی اَنْ یُفْتِیَ بِکَلَامِی

بو حنیفہ تھے امامِ باصفا	ہے اُنہوں نے تا بل کہہ دیا
قول پر میرے نہین فتوا روا	ہو نہ جب تک اصل کا اسکی پتا

وصیت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ وَاِذَا رَاَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا کَلَامِیْ بِالْحَائِطِ

ہے یہ فرمایا امامِ دین نے
کہتے ہیں جبکو امامِ شافعیؒ
جب حدیثِ مصطفےٰ تم کو ملے
بس یقیناً میرا مذہب ہے وہی
اور کہتا ہوں میں تم سے صاف صاف
تو عمل کرنا حدیثِ پاک پر

مجتہد و دیندار پر تمکین نے
عالم و دیندار تھے اور متقی
سنتِ خیر الوریٰ تم کو ملے
جان لو تم میرا مشرب ہے وہی
قول میرا گر ہو حضرت کے خلاف
بات میری پھینکنا بیرونِ در

وصیّت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَهُوَ مَاْخُوْذٌ مِنْ كَلَامِهِ مَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنے فرمایا امامِ پاک نے
کوئی دنیا میں نہیں ایسا کہیں
ہے ہر ایک کے قول میں ممکن خطا
اور بعضا قول ہے مقبول بھی
پر رسول اللہ ص کے جو اقوال ہیں
اور نہیں انکے سوا ایسا کوئی
مجتہد جتنے ہیں یا ہیں مولوی
سب سے ہوتی ہے خطا اے متقی

دوستدارِ خالقِ افلاک نے
قول میں جسکے خطا ہوتی نہیں
جسکے باعث وہ ہے پہیر اگیا
ہے نہیں جسمیں خطا اور بھول بھی
سب کے سب مقبول باقبال ہیں
جسکی سب باتیں ہوں مقبول اے اخی
یا تفقہ اور فقاہت میں زکی
ہے نہیں معصوم بس غیرِ نبی

6

الحدیث تو کیون ہین فتوی ان مین
سے پایا ہے کہا امام ابوحنیفہ نے کہ ہین
ملاقات کی مین نے کسی سے کہ افضل ہو عطا سے
اور فرمایا ابن عباس نے اے گروہ عرب
آتے ہو ادر حالانکہ نزدیک تمہارے عطا ہین
کذا فی الخلاصہ وہ پڑھتے ہین کہ کرتے ہین پایا دو
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مسجد
مین جب کہتا امام ولا الضالین لیکن ہین سنا ہین
واسطے مسجد کے آواز آمین کی ان صحابہ ہین
حضرت علی رضہ و عائشہ رضہ و حضرت بلال رضہ و عبد اللہ
حضرت علی رضہ و عبد اللہ بن مغفل رضہ و انس بن
بن عباس رضہ و عبد اللہ بن الزبیر رضہ النمیری و ابو
مالک رضہ و وائل بن حجر رضہ و ابوہریرہ رضہ و معاذ بن جبل
ہریرہ رضہ و ابو موسی اشعری رضہ و سمرہ بن جندب رضہ و عبد اللہ
و سلمان فارسی رضہ و عمرہ رضہ و بریدہ رضہ و یحیی بن مسلم
بن عمر رضہ و ام الحصین رضہ و غیرہ سے روایت ہے اور ان
احکام مین جو کہ دیا ہے جنہون نے
اضعف کہ قریب سے نزدیک اس صحیح حدیثون کے
ہین اور اکثر وجوب کا فائدہ دیتے ہین مقتدی
پر اور تاکید کی ہے تابعین کو آمین سے
اور ترمذی نے حدیثین آمین بالجہر و آمین دونون
روایت کو ترجیح دیا ہے اور امام بخاری نے بھی
اسکے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اکثر صحابہ و
تابعین آمین بالجہر کی طرف ہین اور حق یہی
ہے کیونکہ روایت رفع صوتہ و مد صوتہ دلالت
بہا المسجد اسی کی تائید کرتی ہے

ہے غرض ہر شخص سے ممکن خطا	مجتہد ہو یا کہ ہو عالم بڑا
پہر کسوٹی ان کی قرآن وحدیث	جو نہ مانے یہہ کسوٹی ہے خبیث
لے کے تانبا اور پیتل خوش ہوا	کہل گیا بھنڈارا لیکن جب موا
کچھہ نہ کام آئی وہان غیر حدیث	دیکھتا ہے ہر طرف حیران خبیث
ہوگئے سارے عمل مردود وہان	کہل گیا پیتل کا وہ رنگ نہان
لے کے تانبا کر رہے تھے جو خروش	جب کسوٹی پر پرکھا تب آئی ہوش
آج ہی رکھہ لے کسوٹی پر دلا	تاکہ کہل جاوے جو ہو زر مین دغا
ورنہ جب بازار مین تو جائے گا	کہوٹے پیسے سے بہلا کیا لائیگا
ایسا زر جکو ملے وہ ہووے زرد	سمجھے تھے زر جکو وہ ہے آج گرد
زردروئی اُس کی دامن گیر ہو	بلکہ چہرہ اُس کا مثل قیر ہو
روسیاہی ہو اسی بازار مین	ہو گرفتاری عجب آزار مین
اسلیے کہتا ہون تجھسے ای اخی	مان لے تو یہ وصیت اور بھی

وصیت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ

لَا تُقَلِّدَنِي وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَلَا غَيْرَهُ وَخُذِ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

احمدِ حنبل جو بالکل نور تھے	دین حق سے سربسر بہرپور تھے

آہستہ کی ضعیف ہے قابل نہین
یہی خاص اس حالت مین کہ دل
مانتہ کو لنا نا چاہتے ہین اثر
کہنا چاہیے اور اسے بڑا مانا
ثانی ہے عن معاذ بن جبل
اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الیہود
وسلم یحسدوا المسلمین علی افضل
السلام واقامۃ الصفوف وقولہ
فی المکتوبۃ آمین

یون وصیت کی انہون نے دلربا
کرنہ تو تقلید میری اے اخی
اور لے احکام دین کو دلربا
یعنے قرآن وحدیث مصطفٰے
جسنے ان دونونکو اے میرے عزیز
پیرو مرشد تم انہین کو جانیو۔
پیر ہو جسکا کہ قرآن وحدیث
ہے حدیثون مین یہ وارد بیگمان

قول حق اونکا یہ ہے ای بیربا
اور نہ مالک کی نہ اسکی غیر کے
جسطرح ہے سب اماموں نے لیا
دین کا ماخذ یہی ہے بے خطار
اپنا رہبر کر لیا ہے با تمیز
ہادی و مہدی انہین کو مانیو
اسکے سایہ سے پریشان ہو خبیث
تہے عمر سے بہاگتے شیطان خان

جواب سوال سوم

۸

حضرت عمر کے سایہ سے شیطان کا بہاگنا بیرکت اتباع کتاب وسنت

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

ہے بریدہ سے روایت اے اخی
یعنے فرمایا عمر سے آپ نے
ہین شیاطین تمسے ڈرتے سر بسر
پوچھتا ہون تجھ سے مین اے دلربا
سوچ اپنے دل مین تو سب انکو
کیا عمر تہے مالکی یا حنبلی

بے گمان مرفوع ہے یہ تا نبی
دی بشارت دین کی ما باپ نے
بہاگتے ہین دیکھ تمکو دربدر
دی جواب اسکا ذرا تو بے خطا
دور کر دل سے ذرا آفات کو
یا کہ تہے احناف یا تہے شافعی

یہ بشارت انکو جو حضرت نے دی ٭ کون سے مذہب کی یہ تاثیر تھی

بھاگ گئے تہے انسے سب شیطان وقت ٭ خوف کرتا اُن کا ہر سلطان وقت

انکا مذہب بس یہی قرآن تھا ٭ یا رسول اللہ کا فرمان تہا

سب ائمہ کی وصیت ہے یہی ٭ راہ سب کی ایک ہی تہی اے اخی

نور سے قبریں خدا اُن کی بہرے ٭ اور ہزاروں رحمتیں اُنپر کرے

ہمکو سچا دین وہ بتلا گئے ٭ اور سیدہی راہ ہیں جتلا گئے

کب کہا کس نے کہا تقلید کو ٭ کیوں نہیں پڑہتے ہو تم اقلید کو

لید سے بدتر ہے تقلید اے پسر ٭ ہیں ائمہ اُس کی مانع سر بسر

اتباع سُنت خیر الورا ٭ زاد راہ تقوی کو کرتا بے خطا

یہ طریقہ تھا اماموں کا تمام ٭ کہہ گیا ہم سے یہی ہر اک امام

کیوں اماموں کی وصیت سے پھرا ٭ چاہ میں تقلید کے جا کر گرا

تو نے خود تقلید کا پڑہ کر سبق ٭ لے لیا سر پر حماقت کا طبق

جیسے الو تہا نمازی وہ گنوار ٭ اُس سے بدتر ہو گیا تو نابکار

حکایت اُس نئے نمازی کی جس نے تقلید سے امام کو گہونسا لگایا اور اسکی تقلید بے معنی پر سب نمازیوں کو قہقہہ آیا

کانوں کا اک آدمی الو کے دُم ٭ عقل سے معذور تہا جیسے کہ تم

سیکھتا تہوڑے دنوں سے تہا نماز ٭ اور جماعت میں تہا با سوز و گداز

سجدہ مین جب سر کو رکھتا وہ عزیز
اُسکی کھل جاتی سرین بے تمیز

پیچھے اسکے جو نمازی تھے کھڑے
دیکھتے اوسکے سرین ننگے پڑے

جب ہوا ایسا کئی بار اتفاق
اک مصلی نے کہ تھا وہ باوفاق

پیچھے سے اُسکے اشارہ کر دیا
زور سے اک ہاتھ اسپر دھر دیا

اسنے جانا یہہ بہی رکن نماز
فرض و واجب ہی بصد سوز و گداز

اسکے آگے تھا امام باخبر
اک لگایا اُس نے گھونسا تان کر

بلبلا اٹھا امام باصفا
اور نماز اپنی وہ پوری کر چکا۔

پھر یہ بولا وہ امام باخبر
کیون لگایا تو نے گھونسا تان کر

کیا خطا مجھہ سے ہوئی اے بیوفا
زور سے تیرا یہ گھونسا جو لگا

یہ کہا اسنے وہین تیوری چڑھا
ہے نہین اس مین ذرا میری خطا

پیچھے سے ہوتی ہوئی یہ آئی ہے
مین نے بہی مار ایسی ہی تو کھائی ہے

عقل پر اسکے نمازی ہنس پڑے
جتنے تھے مسجد مین وہان چھوٹے بڑے

تو بہی ای نادان ذرا ایسا نہ بن
ڈھانپ لے تحقیق سے اپنا بدن

گھولکر چوتر نہ تو تقلید کر ٭
جا کے مسجد سے تو باہر لید کر

دین کی مسجد نکریو تو خراب
لید کر کے اے گرفتار سراب

جا مہ تقلید تیرا تنگ ہی
اور تجھے تحقیق سے بہی ننگ ہے

خوف ہے مجکو کہ اک دن ای عزیز
تو جماعت مین بنیگا بے تمیز

کھول دیگا تو سرین بے ضیا | اور کرے گا تو اماموں کو خفا
ہے تیری تقلید کا گھونسا بڑا | جو اماموں کو حماقت سے لگا
کب بھلا راضی ہو اس سے وہ امام | ہو لگا یا جسنے گھونسا بے لگام
تو ارے نادان ذرا ویسا نہ بن | جا رہ تحقیق کر زیب بدن
جب وصیت انکی تونے چھوڑ دے | رسم الفت اُن سے تونے توڑ دی
وہ محقق تھے رموزِ دین مین | تو مقلد ہے کنوزِ دین مین
کب محقق اور مقلد کا ہے ساتھہ | کیا معاند اور مؤید کا ہے ساتھہ
انکا ہادی تھا کلام کبریا | اور حدیثِ پاک احمد مصطفے
تونے اُن دونوں کو سمجھا ہی نہیں | کیا سمجھنا بلکہ دیکھا ہی نہیں
رات دن اسمین تامل تھا اونہے | اور نہیں ہرگز تعطل تھا تجھے
تونے قرآن کو نہ دیکھا آجتک | اور حدیثون کو نہ سمجھا آجتک
ہے وقایہ اور عنایہ تیرے گھر | اور نہیں سُنت سے ہے تجکو خبر
لے بخاری تاکہ جاوے یہ بخار | اور نکل جاوے یہ بدعت کا اچار
پڑھ کے مسلم ہو مسلمانی مین چست | درس لے قرآن کا تا ہو درست
دین سے اپنے ذرا ہوشیار ہو | عمر اپنی تو نہ یون بے کار کھو
ایک ملا کی سُناتا ہون مین نقل | تاکہ آجاوے ذرا کچھہ تجھکو عقل

حکایت اُس مُلاکی جو علم معقول کے ایسی نامعقول تھے کہ ناما عطینا

کے معنے مین اُن کی عقل جاتی رہی

ایک ملائی ولایت زاعقیل — تھے نہ معقولات مین رہتے سٹیل
دخل تھا انکو نہ معقولات مین — عمر ضائع کی تھی معقولات مین
ساری عمر اپنی انہون نے صرف کر — تھے بنے نحوی و صرفی خوب تر
اور معقولات کے سارے کتب — پڑہ کے کہٹہ ملاؤن کے تھے وہ خطب
بر زبان تھا اُن کو شمس بازغہ — اور محیطی کا بڑا ہی شغل تھا
اتفاقاً ایک دن اک مرد نیک — پوچھ بیٹھا ان سے یون انکو ٹیک
سورہ کوثر کے معنے اے جناب — پوچھتا ہون دو بتا مجھکو شتاب
تب تو ملاجی یہ بولے خیر سے — جیسے آوے کوئی ہندو دیر سے۔
ہین تو کچھہ قرآن سے واقف نہیں — اور نہین مصحف پڑہا مینے کہین
ترجمہ لیکن بہت آسان ہے — پر جو آیا اس مین لفظ شان ہے
اس سے ہے شان رسول اللہ مراد — اسکو گر ابتر کہون ہووے فساد
واہ رے ملا یہ تیرا علم و فضل — فضلۂ شیطان ہے از راہ عدل
عمر ساری تو نے اپنی کی خراب — خم سے معقولات کے پیکر شراب
پڑہ کے قطبی تو ہوا قطب زمان — پر نہ کچھہ قرآن کا پایا نشان
میر زاہد پڑہ کے زاہد بن گیا۔ — ہر جگہہ تقریر مین ہی تن گیا۔
جنس و نوع و فصل مین شاغل رہا — پر نہ ہرگز شرع مین شامل رہا

۱۲

فضلۂ شیطان ہے تیرا فضل و علم	ہے نہیں تجھ مین فہم و عقل و علم
بات سے ہر ایک سے جھگڑا کیا	اور تقریروں مین تو بگڑا گیا
علم کے دریا مین ملائی ہین	سورۂ کوثر مگر آتی نہین
تجھ سے کہتا ہون مین الفخر زمن	تو ذرا اس قسم کا ملا نہ بن
ورنہ جس دم قبر مین تو جائے گا	لجۂ حسرت مین غوطہ کھائیگا
جب فرشتے تجھ سے پوچھین آنکر	جسکی دیتے ہین رسول اللہ خبر

اسکا بیان کہ قبر مین کتاب و سنت سے سوال ہوگا نہ مذہب سے

وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فی حدیث طویل فتعاد روحہ فی جسدہ فیاتیہ ملکان فیجلسانہ
فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول
دینی الاسلام فیقولان لہ ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولان لہ ما علمک فیقول قرأت
کتاب اللہ فامنت بہ وصدقتہ فینادی منادٍ من السماء ان صدق
عبدی فافرشوہ من الجنۃ والبسوہ من الجنۃ وافتحوا لہ بابا الی
الجنۃ قال فیاتیہ من روحہا وطیبہا ویفسح لہ فی قبرہ مد بصرہ
قال ویاتیہ رجل حسن الوجہ حسن الثیاب طیب الریح فیقول ابشر بالذی
یسرک ہذا یومک الذی کنت توعد فیقول لہ من انت فوجہک الوجہ

۱۳

يجيء بالخير فيقول أنا عملك الصالح فيقول رب أقم الساعة حتى أرجع إلى أهلي ومالي الحديث - رواه أحمد في المشكوة

یعنی فرمایا رسول اللہ نے ✣ ہم کو بتلایا رسول اللہ نے
قبر میں جب دفن ہوتا ہے کوئی — خاک میں جب جا کے سوتا ہے کوئی
دو فرشتے انکے نزدیک آن کر — ہیں بٹھاتے اسکو وہ پھر خبر
پوچھتے ہیں پھر یہ دونو اسے اخی — کون ہے معبود تیرا اسے ذکی
اور مومن ان کو دیتا ہے جواب — از راہ توحید کرتا ہے خطاب
کہتا ہے معبود میرا ہے خدا — جھوٹے معبودوں سے یکسر ہے جدا
پھر وہ دونوں اس سے کرتے ہیں سوال — دین تیرا کیا ہے بتلا خوش خصال
وہ یہ کہتا ہے بحسن انتظام — ہے مرا اسلام دین پر نظام
وہ کہتے ہیں کہ اے عبد خدا — کون تھا تیری طرف بھیجا گیا
وہ یہ کہتا ہے رسول اللہ تھے — جو ہمارے پاس تھے بھیجے گئے
پھر وہ دونوں اس سے کرتے ہیں سوال — یہ بھی بتلا تو ہمیں اے خوش خصال
کیا پڑھا تھا تو نے دنیا میں بھلا — علم سے حاصل کیا تھا تو نے کیا
مومن پاک انکو دیتا ہے جواب — تھی پڑھی اللہ کی میں نے کتاب
اسپہ تھا ایمان میرا اے اخی — اور تھی تصدیق میں نے اسکی کی
آسمان سے پھر یہ آتی ہے ندا — یعنی فرماتا ہے اسنے یوں خدا

اجماع الصحابة مستند الی ... المتواترة ... معلوم ... اور رسالہ تنقید ... نقل کیا ہے کہ ... جو کہ اپنی بہم قبولیت ... کوئی دعوی کرے ... اجماع کی ... اور عمل کرے ... قول پیغمبر انکار ... صحابہ کے ... کوئی فتوی ... اجماع ... صحابہ

پھر

... اجماع صحابہ اور اجماع تابعین ... تقلید ... قیاس ... اجماع ... حاصل ...

۱۵

میرے بندے نے نہایت سچ کہا | فرش جنت اسکے نیچے دو بچھا

اور لباس جنتی بھی بیگمان | اُسکے ہوجاتا ہے زیب تن وہان

اور کہل جاتے ہین ابواب جنان | اُسکے آگے حکم حق سے بے گمان

آتی رہتی ہے ہوائے خوش وہان | اور چلی آتی ہے خوشبوئے جنان

پہر جہان تک اُس کی جاتی ہے نظر | قبر ہو جاتی ہے واسع اے پسر

پہر تو آتا ہے وہان اک مرد دین | خوبصورت خوش سیرت خوشبو حسین

اور بشارت اُسکو یون دیتا ہے وہ | ہے تیرے وعدے کا دن یہہ نیک خو

پوچھتا ہے اس سے پہر صاحب لحد | کرتا ہے دریافت یون باشد ومد

اے میرے پیارے حسین دلربا | کون ہے تو دے مجھے جلدی بتا

تیرے منہ سے خیر ہے ظاہر میان | چہرہ سے ہے نور اور برکت عیان

وہ یہ دیتا ہے اسے فوراً جواب | مین عمل تیرا ہون نیک اے خوشخطاب

عرض کرتا ہے وہ پہر صاحب لحد | حقتعالی سے وہین باشد ومد

اے میرے پروردگار کبریا | کردے قائم تو قیامت کو شہا

تا ملون مین اپنے اہل ومال سے | اور جدا ہوجاؤن قیل وقال سے

پنبۂ غفلت نکال اب تو ذرا | مین یہ کہتا ہون یہ سن اے دلربا

کون سی پوچھی فرشتون نے کتاب | اور کیا کسکے لیے اس سے خطاب

کیا ہدایہ سے ہوا اسجا سوال | یا عنایہ سے ہوا اُسجا سوال

کیا کفایہ وہان کفایت کرگئی
یا قدوری آگئی تقدیر سے
کنز کا یا رعز کوئی چل گیا
یا فتاوے برہنہ کے اے عزیز
کیا فرشتون نے کیا انسے سوال
جب جانے گا تو اللہ کی کتاب
پہر تجہے معقول کیا کام آئے گا
جب فرشتے تجہ سے پوچہین العزیز
تو کہے گا مین ہون اک صوفی بڑا
یا کہیگا ہون مین اک نحوی عظیم
یا کہیگا مین ہون معقولی بڑا ا
فلسفہ کے مین دلائل مجہکو یاد
ہون ارسطوئے زمان مین بیگمان
یا کہ طب مین مین سلنے کی اوقات صرف
تہا مین افلاطون و بقراط زمان
رات دن تشریح مین گذری تمام
الغرض جو اس طرح کا دیگا جواب
یا کہ شامی نے ہے ساعت دور کی
جسکی برکت سے بچا تغیر سے
کنز جنت جس سے اسکو مل گیا
ہو گیا اسکا لباس با تمیز
یا یہ کام آئین وہان انکے خوش خصال
کیا فرشتون کو بہلا دیگا جواب
جب تو نا معقول خود بن جائیگا
کیا پڑہا ہے تو نے بتلا بے تمیز
مینے علم صرف ہے اچھا پڑہا
مولوی تہا مین نہایت ہی جسیم
رات دن معقول تہا مین نے پڑہا
منطقی بحثون مین مین ہون اوستاد
بو علی سینا کا مین ہون ہم عنان
غیر طب آتا نہین ہے ایک حرف
یا کہ علم طب مین سقراط جہان
زندگی دنیا مین سیری لا کلام
انکی حالت مین کہو تجہسے شتاب

ہین یہ الفاظ رسول کبریا	آپنے وی ہے خبر یہ با صفا

ان لوگون کی برائی جنھون نے کتاب وسنت کے سوا اور علمون مین عمر گنوائی

وَفِی رِوَایَۃِ الَّذِی سَبَقَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکَافِرِ فَتُعَادُ رُوحُہٗ فِی جَسَدِہٖ
وَیَاتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ
فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ
الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ کَذَبَ
فَافْرِشُوْہُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَہٗ بَابًا اِلَی النَّارِ فَیَاْتِیْہِ مِنْ حَرِّھَا وَسَمُوْمِھَا وَ
یُضَیَّقُ عَلَیْہِ قَبْرُہٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْہِ اَضْلَاعُہٗ وَیَاْتِیْہِ رَجُلٌ قَبِیْحُ الْوَجْہِ
قَبِیْحُ الثِّیَابِ مُنْتِنُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْءُکَ ھٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ
تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْھُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الْخَبِیْثُ
فَیَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَۃَ الْحَدِیْثَ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ

عالم برزخ مین جب کافر گیا	اور سوال قبر وہان ہونے لگا
آن کر اس سے فرشتون نے کہا	کون ہے معبود تیرا تو بتا ۔
وہ یہ بولا غم سے فوراً ہای ہای	کچھ نہین مجھکو خبر ہے ہای وای
پھر وہ اس سے کرتے ہین فوراً سوال	دین تیرا کیا ہے بتلا بد خصال
وہ یہ کہتا ہے نہین مین جانتا	دین حق کو مین نہین پہچانتا

17

الغرض کرتا ہے پہر وہ ہای مائے
پہر یہ کہتا ہے ملائک پُر شرف
پہر یہی کہتا ہے وہ بس ہائے ہای
آسمان سے پہر یہ آتی ہے ندا
جہوٹ بولا ہے یہ ملعون نابکار
اور اُسپر باب دوزخ کہول دو
زور سے شدت سے پہر اُسکو لحد
کیا کہون مین قبر کی شدت وہان
پہر وہان اک مرد آتا ہے قبیح
اور وہ رکہتا ہے نہایت خوئی بد
وہ یہ کہتا ہے کہ سُن اے بد ضمیر
پوچھتا ہے پہر وہ مرد نابکار
تیری صورت سے ہی ڈرتا ہر بشر
وہ یہ کہتا ہے مین ہون تیرا عمل
ہم وہی ہین بس تیرے اعمال بد
پہر وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار
سُن لی تم نے اب حدیث مصطفیٰ

اور غم سے ہی وہ کہتا وائے وائے
کون تہا بہیجا گیا تیری طرف
مین نہین کچھہ جانتا ہون وائے وائے
یعنے فرماتا ہے حق جل وعلا
فرش اُسکے واسطے لاؤ نہ نار
تا کہ زور گرمی اور لون اُسپہ ہو
ہے دباتی خوب با صد جد و کد
ٹوٹ جاتی ہین سب اُسکی پسلیان
بد وضع بدشکل بدصورت ہر طرح
اُسکے کپڑون سے ہے آتی بوئے بد
آج تیرا ہے برا دن اے شریر
کون ہے تو تجھہ سے ہون مین بیقرار
خیر سے تو دور ہے اور ہے بشر
جس سے تیرے دین مین آیا خلل
حال بد اقوال بد افعال بد
کر نہ تو قائم قیامت زینہار
قبر کا ہے حال تم پہ کہل گیا

فتاوی عالمگیری

دیکہو البزازیہ وغیرہم کتب فقہ

سنت نبوی سے تو پہلی بار ہی گا — اور تعصب سے کیا کام آئے گا

قبر مین ہو جب نہ مذہب سے سوال — پہر ہے کیون پابندی مذہب بحال

کیا حماقت ہی تمہاری دوستو — کیا جہالت ہے تمہاری دوستو

کیا سفاہت ہے تمہاری دوستو — کیا قباحت ہی تمہاری دوستو

قبر مین جس چیز کا ہوگا سوال — کچہہ نہین رکہتے ہو تم اسکا خیال

سن مے سنت ہے جسکے جام مین — وہ نہین آتا کسی کے دام مین

مذہب احمد مجہے بہاتا ہے یار — اب کسی مذہب سے کیا ہی مجکو کار

جانتا ہون اسکو مین احمق غبی — جو بناوے مقتدا غیر نبی

ہین وہ سالار قوافل بیگمان — حشر تک جاتے ہین وہ سوے جنان

دامن احمد ہمارے ہاتہہ ہے — سنت امجد ہماری ساتہہ ہے

پیشوا بیشک ہمارے ہین رسول — غیر سنت کچہہ نہین ہمکو قبول

جب قیامت مین نہ ہو اس سے سوال — کون سے مذہب کا تہا تجہکو خیال

پہر بہلا کتے نے کاٹا ہے ہمین — یا کسی مجنون نے چاٹا ہے ہمین

جو کرین پابندی مذہب کا شوق — ڈال لیوین ہم گلے مین مفت طوق

جبکہ ہو تقلید کا اسجا سوال — ہے حماقت جو کرین اسکا خیال

دین اسلام اور سنت چیز ہی — جو نہ مانے اسکو بے شک چیز ہے

بعد سے تقلید کے کیا کام ہے — اور مذہب سے تجہے کیا کام ہے

پڑھ حدیث مصطفےٰ تو غور سے	کام کچہہ رکہنا نہ ہرگز اور سے
خوب سا پہچان رکھہ اُس شاہ کو	یعنے اُس پیارے رسول اللہ کو
رات دن حب انکا تو تابع رہے	اور حدیث پاک کا سامع رہے
پہر نہ کیونکر انکا جم جاوے دہنان	جب ہووے غیر کا دل مین نشان

بیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی محبت کا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۰

یعنے فرمایا رسول اللہ نے	دی خبر ہمکو ہمارے شاہ نے
جان لو اسبات کو تم بالیقین	کوئی مومن کامل الایمان نہیں
ہون محبوب اسکا جبتک مین اخی	والد و فرزند سے بڑہکر کے بہی
بلکہ جتنے آدمی عالم مین ہین	اور تمامی جو بنی آدم ہین ہیں
سب سے زیادہ اسکو الفت مجہسے ہو	جب وہ مومن ہو کہین بے انیک خو
اسکا مطلب کیا سمجہتا تو ہی یار	مین بتادوں کرے تو اعتبار
یعنے جو شان رسول اللہ ہو	یا کہ فرمانے رسول اللہ ہو
اسکو تو لاوے بجا با جان و دل ۔	اور نہ روکے اُس سے تجکو آب گل
سارا عالم گر مقابل تیرے ہو	تو نہ اسکے رک رہے اے نیک خو

۲۱

گرچہ مانع اُس سے باوا ہون ترے | یا کوئی باوا کی دادا ہو ترے
یا تری مان اُس سے روکی اے لبیب | یا کہ نانی مان کی روکی اے حبیب
تو نہ ہرگز حکم سے اُنکے رُکے | اور نافرمانی سنت کی کرے
اور سمجھ لے اے شفیق دوستان | خوب سا اسبات کو بھی اے میان
مجتہد ملا سیانے اور طبیب | اور مشائخ اولیا کو تا لبیب
غوث و قطب و صاحبانِ حال قال | اہل دولت صاحبان جاہ و مال
صاحبانِ خرق عادت اولیا | یا جو ہین ارباب کشف و اصفیا
ان سبھون سے زیادہ ہو جب رسول | جب ترا ایمان ہووے کچھ قبول
یہ تو فرمان رسول اللہ ہے | اور یہ شان رسول اللہ ہے
پر ہمارا حال ہو گیا بوجھتے | اور ہمارا قال ہو گیا بوجھتے
ایک اک بڑہتا حماقت زا کی ہم | کرتے ہین تقلید یارو بے بہم
جسکو دینی فہم کچھ مطلق نہین۔ | اور وو آپی بیگمان ہے آکھین
ہے جسکو طہارت کا تمیز | اُسکو ہم کہتے ہین حضرت سے عزیز
اور قول مجتہد جھٹ مان لین | اس کو وحی آسمانی جان لین ۔
اور فقیہون کی جو پیسگوئی جو ہو | جھٹ سے وہ لاوین اسکے نیکنو
اور تاویلات بیہودہ تمام | قیل و قال مذہب ہر خاص و عام
جملہ در جان و دل ما کردہ جا | لیک می ناید حدیث مصطفےٰ

۲ فصل اہل باطل کی مخالفت ظاہر کرتا ہی [illegible]

گر حدیث مصطفے شد گوش زد
جملہ در ابطال او کوشیدہ
اک سٹرے وپائے دون کی واسطے
چھوڑتا ہے اتباع انبیاء
کچھ نہین تو جانتا قدر رسول
تو بناتا ہے جو اورون کو امام
احمد مرسل امام انبیاء
خاتم پیغمبران کو کر امام
مقتدا او پیشوا اون کو سمجھ
موت مین شادی مین اور تقریبات مین
سنت احمد کو تو کر مقتدا
اور بدعت کا نہ ہو گہر مین دخل
گرچہ ہین خالہ و نانی اور پہوپی
ساری دنیا پہر بدعت گر تجہے
تہڑ والے گانون والی اور عزیز
تجہہ کو گر ہر چند سمجہاتی رہین
ہووی دشمن قوم ساری تیری گر

وانیوی باب تاویلات ورد
جاسہ تاویل و رہ وپوشید
یا کسی اہل فنون کے واسطے
موڑتا ہے منہ کو اس سے تو بہلا
جب تو قول غیر کرتا ہے قبول
اسلیے مومن نہین ہے نیک نام
سند فضل امام باصفا
تا کہ پورا دین کا ہو تیرے کام
راہبر اور رہنما اون کو سمجھ
خوشی مین غم مین ہر ہر بات مین
اور طریق احمدی کو پیشوا
تا کہ ملت مین نہ آوے کچھ خلل
یا بھتیجی اور ممانی اور چچی
یا کہ ساری قوم آکر اڑ رہے
مولوی ملا سیانے با تمیز
اپنے اپنے ملکے سب گاتے رہین
دشمنی پر باندہے یا کینہ کمر

تو نہ ہرگز سنت احمد کو چھوڑ اور طریق مصطفے سے منہ نہ موڑ

گر یہ قوت ہے ترے ایمان مین تو تو آئی جان تیری جان مین

ورنہ پھر ایمان کا تو لے نہ نام عاقبت کا سب ترا بگڑا ہی کام

ترکیب مولویون سے مسئلہ پوچھنے کی موافق سلف صحابہ و تابعین

مولوی سے مسئلہ جب پوچھنا اسطرح سے پوچھنا اور بوجھنا

یعنے کہنا اسکو دیتا ہو قسم جھوٹ گر بولو تو ہو جاوے بھسم

مین نہین ہون پوچھتا قول فقیہ اور نہین ہون چاہتا فعل سفیہ

خاص جو سنت رسول اللہ کی ہو وہ بتادو ہمکو تم اے نیک خو

قول فعل مصطفے جو ہو ہمین سچا سچا آپ بتلا دو ہمین۔

کچھ ائمہ کے مذاہب سے ہمین یا فقیہون کے مشارب سے ہمین

ہے نہین مطلب فقط اپنی ای اخی چاہتے ہین ہم بس طریق احمدی

جو رسول اللہ کا مذہب ہو یار ہمکو ہے دونو جہان اس سے کار

جیسے حضرت کے ہین ہم اک امتی ویسے ہی ہر مجتہد اور مولوی

پھر ضرورت کیا ہے ہم کو ای اخی جو چلین ہم در پئے غیر نبی

کیا ہمین سنت نہین ملتی کہین یا حدیث مصطفے ملتی نہین۔

یا طریق مصطفے ملتا نہین۔ یا کلام کبریا ملتا نہین۔

٢٣

۲۴

یا نہیں ملتا ہے فرمانے رسول ﷺ	جو کریں ہم غیر کا مذہب قبول
یا نہیں ملتی حدیثوں کی کتاب	تا عمل اُس پر کریں ہم سب شتاب
کیا بخاری ترمذی مسلم نہیں	یا موطا اب نہیں ملتی تمہیں۔
ترمذی ترمذے کیا آئی نہیں	ابن ماجہ یا تجھے بھائی نہیں۔
یا عمل ان پر ہے منسوخ اے اخی	کیا خرابی عقل پر تیرے پڑی
اُن میں اخبار ہیں رسول اللہ ہیں	اور آثار رسول اللہ ہیں
اور انوار رسول اللہ ہیں	اور اقوال رسول اللہ ہیں
اور احوال رسول اللہ ہیں	اور منوال رسول اللہ ہیں
قول احمد تجھکو کیا بھاتا نہیں	مذہب احمد تجھے آتا نہیں۔

اس زمانہ میں حدیثوں کا آسان ہونا

ہر طرح آسان ہوئی اب تو حدیث	جیسے بھی حاصل نہیں کرتا خبیث
جو بھی شرح غرائب ہو گئے	عقل بھی سنکر کی غائب ہو گئی
اور اب تحقیق موضوعات بھی	ہو چکی ہے خوب ای ہے اخی
ہو گئیں منسوخ بھی یکسر جدا	تجھکو آنکھیں دی خدائے کبریا
اور ہر ہر باب بھی ہے اب جدا	مرتبہ راوی کا بھی ظاہر ہوا
ہر عبادت کا الگ اک باب ہی	ہر ریاضت کا الگ اک باب ہے
مسئلہ ہر ایک جدا مرقوم ہے	ضعف کا بھی مرتبہ معلوم ہے

اور موضوعات ہین یکسر جُدا
اور ترجیحون کی اسباب اُنکی
ہین جدا مرقوم ابواب المیاہ
اور جدا لکہے ہین احکام الوضو
غسل کے اقسام اور اوقات بھی
اور صلوۃ و صوم اور حج و زکوۃ
کہول کر تو چشم دل کر تو نظر
تہوڑی فرصت مین تجہی حاصل ہو یار
ایک کنتہ گر تیرا معمول ہو۔
اور پڑہے تو کچہہ حدیثون کی کتاب
فارسی اردو مین بہی ہر اب حدیث
گر تجہے پڑہنے کی بہی طاقت نہین
جسجگہہ ہووے ہو اخبار رسول
روز اک ساعت وہان تو صرف کر
اور کسوٹی دین کی تجہکو ملے

اُنکی تالیفات ہین اکثر جُدا
ہین ہر اک طالب کو معلوم انکی
جسمین ہین مرقوم حکم نہر و چاہ
اور تیمم ہے جُدا لکہے نیک خو
ہین جُدا مرقوم اسے سب کے انکی
سے جدا مرقوم سب ایک ایک بات
تا نظر آوے تجہے اسکا اثر۔
دین حق کا لطف تازہ اے نگار
تہوڑی مدت اسطرف مشغول ہو
بے گمان پاوے وہین راہ صواب
اب بہی گر جانے نہ تو ہووے خبیث
تو فقط سننا ہی کافی ہے جہین
کہلتے ہو جس جا کہ اسرار رسول
تا کہ دین حق کا آوی ہاتھ زر
جس سے کہوٹا اور کہرا پہچان لے

دین کی کسوٹی پر کھوٹا کھرا پرکھنے کی ترکیب

جو سائل ہون لڑکپن سے سنے
اور پڑہتا جا تو اک ایک ای اخی
اور بتا ہون پڑہنے کا بہی طور
جو نہین ہین مسئلے تو نے تمام
ہون کسی مذہب کے وہ اے متقی
اُن سبہون کو تو حدیثون سے ملا
جو قوی ہووے اُسے کر اختیار
ہووے جو مرفوع تا حضرت نبی
وہان کسی کی تو نہ پہر تقلید کر
قول ہو یا فعل حضرت مصطفے
اُسکو تو سب مذہبون پر کر عزیز
اور نہ گر مرفوع ہو اسمین حدیث
دیکہہ بو بکر و عمر کی حال کو
ہووین گر شیخین اسمین متفق
بے تامل اُسپہ تو کرے عمل
گر خلیفون مین ہے سبکا اتفاق
تو تو پہر سارا جہان آوے اگر

انکو شب کو تو کسوٹی پر رکہے
لے کہرا کہوٹے کو پہینک اے متقی
خوب کر لے قول مین میرے تو غور
اور ہین تیرے ذہن مین ہے یکنام
حنبلی یا مالکی یا شافعی
اور ضعیفون کو قوی سے کر جدا
اور بودی کو نہ لے ای پختہ کار
اُسکو سب پر کر مقدم ای اخی
مسجدوین مین نہ احمق کید کر
یا کہ ہو تقریر محبوب خدا
تابعی تو دین مین کچہہ با تمیز
قول پر اصحاب کی تو ہو حثیث
غور کر عثمان و علی کی قال کو
تو نکال اسمین نہ ہرگز کوئی شق
دین مین تیرے نہ آویگا خلل
اور چارون اسمین رکہتے ہین نفاذ
تو کسی کی بہی نہ پہر تقلید کر

جب خلیفون کی بہی وہان سنت نہ ہو — کر نظر اصحاب پر اے نیک خو

قول و فعل و حال یاران نبی — غور کر ان مین تو ای میرے زکی

گر لگے ان کے طریقہ کا پتا — تو بہی تقلید خلف پر تو نجا

ورنہ بن جائیگا بیشک ناخلف — اور خفا ہووین گی تجہپر سب سلف

اور یاران نبی مین بہی اگر — کچہہ پتا اُس کا نہین آتا نظر

تو کبار تابعین مین غور کر — انکے تو اقوال پر کرلے نظر

گر ملی تجہکو کہین جسم غفیر — اور عامل اسپہ اک جمع کثیر

تو چلا جا انکے ساتہہ اے متقی — اور نہ کر تقلید قول شاذ کی

یہ بہی گر تیرے نہ ہاتہہ آوی کہین — تو تجہے ہی اختیار ای ذہین

چاہے جس مذہب کو کرلے اختیار — ان اماموں کے مذہب مین سے یار

اسمین بہی اقرب جو ہو قران سے — یا حدیث مصطفے اذی شان سے

اسکو دے ترجیح اپنے غیر پر — کرلے تو سب مسئلون مین یون نظر

الغرض اکبات کو تو یاد رکہہ — دین حق کو حق سے تو آباد رکہہ

جسمین پاوی تو حدیث مصطفے — غیر کی تقلید پر ہرگز نہ جا

ہووی گر سارا جہان بہی متفق — یا زمین و آسمان بہی متفق

یا کہ ہون کون و مکان بہی متفق — یا کہ سارے انس و جان بہی متفق

مین نہین حضرت سے بہتر رہنما — جون پر پشہ زمین سب ہیں سما

انکی عظمت جب سما جاوے گی یار	تیرے دل مین ای اخی باوقار
پہر نہ تو ہرگز سنیگا اور کی	اور نہ راہ پر تو چلے گا اور کی

نعت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

فخر عالم افتخار انبیاء	خاتم پیغمبران باصفا
سید کونین پیر رہنما	راہبر ہر انس و جان باصد صفا
ان کا دامن تیرے ہاتھ آوے اگر	ہو نہ پہر سارا جہان پیش نظر
کیا سنی تو بات اورون کی بھلا	ہووی جب آگے حدیث مصطفے
چہرۂ پاک رسول کبریا	ہے قمر سے لاکھ درجے پر ضیاء
مجھکو کچھ انکے سوا بھاتا نہین	غیر قول مصطفے آتا نہین
سارا عالم جسم ہی وہ جان ہین	جان سے زیادہ عزیز ایمان ہے
اس زبان پر خطا سے مین بھلا	کیا کرون انکی ثنا ای کبریا
ہین خورشید منور باصفا	کب چمک سکتا ہے جگنو دلربا
قول احمد ہے نظر آفتاب	شرع مین پر نور ہے باآب و تاب
مثل جگنو قول ہر ہر امتی	مجتہد ہو یا ولی یا متقی
پہر بھلا جگنو کی یارو کیا مجال	جو رہے خورشید کے آگے بحال
یا کہ اپنا نور دکھلادے وہان	ہو جہان خورشید ہی تابان ہمکان
اب دعا پر ہوتا ہے ختم کلام	انبیاء پر ہووی رحمت اور سلام

اور آل انبیا خوش مرام — ہو سبھون پر رحمتین اور سلام
اور ازواج حبیب کبریا — رحمت کامل ہو انپر اے خدا
انبیا کی نیک ہین جو بیبیان — رحمت خالق ہو انپر اے میان
اور دین مصطفے غالب رہے — بحر سنت ہر طرف دائم رہے
عاشق توحید جو ہین مومنین — آخرت کا ہو عطا انکو یقین
دین کا غمخوار کر ہر ایک کو — اے خدائے بے نیاز نیک خو
مومنون مین کر عطا تو اتفاق — دور کر دے انکے دل سے تو نفاق
جادۂ تحقیق تو ان کو پہنچا — لجۂ تقلید سے ان کو بچا
عیسے بن مریم کا جب ہووے نزول — جو تری مقبول و مرسل ہین رسول
انکی خدمت کر عطا ہمکو خدا — ایک لحظہ ہم نہ ہون ان سے جدا
انکی پاپوشین جو دکھادے تو ہمین — اور راہ حق ہی بتادے تو ہمین
خاتمہ ہووے ہمارا جب بخیر — دل مین ہو ہرگز نہ حب قول غیر
غیر قول مصطفے دل مین نہ ہو — اور حب ماسوا دل مین نہ ہو

تمت

محل نامہ جناب مستطاب بلقیس جہان بیگم صاحبہ زاد اللہ عمرھا و حسن عملہا

۲۹

فقط الحبیب ابو محمد ابراہیم الآروی شاہ آبادی

عمل الفقر بنی الی حبک ... آمین یا رب العالمین

قصیدہ مصنفہ مولوی عبدالجبار صاحب محدث مہاجر مرحوم تا بھوپال

اللہ اللہ ہے کیا نام خدا شان حدیث ×
بعد قرآن کے ہے رتبہ فرقان حدیث ×
ہے کلام شہ دین شاہ کلام ہے ×
کیون نہ الفت ہو دل و جان سے قربان حدیث ×

اہل طاعت کو اطاعت ہے اسی کی لازم ×
حاکم عام ہے اسلام مین سلطان حدیث ×
نام کو بھی نہین بدعت کہین کچھ ضیق ×
منظر سنت کرے ہے یہ سب ارکان حدیث ×
ہووے برباد کے ظلمت سے زمانہ تاریک ×
ہو نور افشان مہر درخشان حدیث ×
گرنہ ہو نور وجاہت اسکے
عالم مین سب پہ جوان حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین غیر کا کیون بھلا حال لکھون
مین غیر خدا کی نذر ہرگز
شربت کھچڑی نہین مین کرتی
چونکی اور روٹ فاتحہ کے۔
تیجا دسوان بھی اور چہلم
کرکے نہین یان فقیر بنتے
کھلتی نہین فال ہے گھر مین
چلے مین نہین مین بیٹھتی ہون
پڑھتی نہین مین نماز معکوس
باجا گاجا اور رنگ اور روپ
اپنا مین سبق ہون یاد کرتی
پڑھنے سے بہت ہون مین تو راضی

کچھ اپنے محل کا حال لکھون
کرتے نہین اور نہین وہ جائز
بدعت مین قدم نہین ہون دہرتی
محلون مین نہین ہین سیر ہوتے
کرتے ہین جو ہین خراب بیدم
بدعت سے نہین حقیر بنتے
آتا نہین حال ہے گھر مین
سنت کے وظیفہ پڑہ رہی ہون
بدعت کو مین جانتی ہون منحوس
شیطان کا ہی چلی چولہ اور سوپ
استاد کو مین ہون شاد کرتی
لکھنا نہین کھیل کود مین بھی

٣١

گر ڈیون مین نہین ہو کی میری تصویر
ہے صاف حدیث مین یہہ آیا
تصویر ہو جانور کی جس جا
رحمت کا فرشتہ جب نہ آیا
میری جتنی سہیلیان ہین
توحید سے سبکی سب ہین پُر نور
ڈھونڈھون یون پونسی ہین وہ بیزار
پڑھتی ہین نمار پنجگانہ
رسمون کا دخل نہین محل مین
محرا آداب سے ہے نفرت
بدعت سے نفور ہون شب و روز
بیوہ کا نکاح بھی ہے سنون
مقنع کنگنہ ہو یا کہ سہرا
لیتی نہین مین شگون بد بھی
اشتی جو سے و برہمن سے
ہرگز نہ کرے کچھ ان کی تعظیم
نیز دون جہریون کو بھی نہ پوجے

تم کرو یقین میری تقریر
حضرت نے نہین ہے یہ بتایا
آتا نہین وہان فرشتا
کب ہو وہ گہر خدا کو بھایا
مجھسے مل مل جو کھیلیان ہین
سنت سے رسول کے ہین مسرور
ڈھولک باجون سے کچھ نہین کار
کرتی ہین خدا کے گہر ٹھکانہ
بدعت کا دخل نہین محل مین
ہے مجھکو سلام ہی سے رغبت
سنت کی ہون دائما ہین و بسوز
جو اسکو برا کہے ہے مجنون
شیطان کا ان پر ہے بسیرا
کفار کی بو ہے اس مین آتی
ہرگز ساعت کبھی نہ پوچھے
پنجہ شدی کی کچھ نہ تکریم
چیچک اور ستیلا نہ مانے

ذی کی کاہی اور بھوانی ❖ ❖
نزدیک زچا کے اے تیرے پیر
کرتا جو ہے چھٹی و چھلہ ۔۔
منگنی مین جو ہے سندی ور لڈو
چولے کے نہ ٹیکے ور یہ دینا ۔
بدعت سے محل ہے پاک میرا
توشہ جو ہو سے کے محل مین
مھندی مسی نہ وہ لگاوے
بچے جو محل مین ہین ہمارے
بیڑی بدہی نہین پہنتے ۔
آنٹے نہین ڈالتے گلون مین
شدے نیچے کبھی نہ پوجین ۔
صندل اور عرس مین نجاوین
پوجین نہ کبھی وہ نعل و جھنڈا
تمبرون پہ نہ سر کبھی جھکادین
تیرہ تیزی کو وہ نہ مانین ۔
طبلہ ڈھولک وہ بجاوین

پوجے اون کو جو ہے دوالی
رکھے نہ کبھی کمان اور تیر
بیشک ہے حرام کا وہ پیدا
بانٹے لبسے جانتی ہون الو
ہندو کی نہ رسم کوئی لینا
شیطان کا نہین وہان بسیرا
کپڑے نہ سرخ زرد پہنین
کنگنہ سہرا نہ اسکو بہاوے
بھولے بھولے ہین اور پیارے
بندر گتے نہین وہ بنتے
سیلی نہین ڈالتے گلون مین
چھالے اور منہ کبھی نہ کوٹین
نذر غیر خدا نہ کہاوین ۔
مانین نہ کبھی وہ سنک و بنڈا
پیرون کی نہ منتین وہ مانین
مولود کو مستحب نہ جانین
گانے کی نہ تان وہ لگادین

قرآن کا ترجمہ پڑہین وہ — اور درس حدیث مین رہین وہ

میلے ٹھیلے مین وہ نہ جاوین — گانے اور ناچ مین نہ آوین

ہین ایسی وہ خوش عقیدہ خوشخو — پوجین نہ رسون نہ شیخ سدو

چہوڑین نہ نام پر کسی کے — مرغے بکرے نہ بیل بودے

ہولی جانین نہ وہ دوالی — کونڈے مانین نہ وہ کونڈالی

سالار کا وہ رجب مین ہرگز — مرغا نکرین نہ ہے وہ جائز

شعبان مین پہلجھڑی نہ چہوڑین — رشتہ بدعت ہے وہ نہ جوڑین

بدعت کے نہ کہائین وہ چٹاخے — چہوڑین نہ انار نہ پٹاخے

بدعت سے سدا نفور ہین وہ — سنت مین مدام چور ہین وہ

نوکر جو محل مین ہین ہمارے — وہ بہی بدعت سے ہین کنارے

عشرہ مین نہ چہچے بجاوین — محفل مین نہ مرثیہ وہ گاوین

رستہ مین نہ بہس کبہی اڑاوین — اور عید غدیر مین نہ جاوین

محفل نہ کرین وہ تعزیت کی — کرتے نہین وہ سیاہ پوشی

نوروز کی عید وہ نہ جانین — میلے ٹھیلے کو وہ نہ مانین

شغل برزخ سے کچھ نہین کار — معکوس نماز سے ہی انکار

گنڈے تعویز و فال نامے — شیطان کے ہین سب لباس جامے

کرتی ہون انکو یہ نصیحت — تا ہووین کبہی نہ وہ فضیحت

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین و علی اتباعہ اجمعین اما بعد خاکسار زمن محمد احسن خدمت مین جمیع مومنین

بالانصاف و راز اعتساف کی عرض کرتا ہے کہ رسالہ ہذا مین زمانہ اختلاف مین جہت ہدایت خلائق کے واسطے دکہلانے

راہ حق کے دائع و شائع ہوا ہادی عوام ہے معیار اسلام ہے جو شخص مطابق اسکے عمل مین لائیگا ہرا ئینہ راہ ثواب پائیگا +

کیونکہ تمام علوم شرعیہ و دلائل سمعیہ کا اصل کلام رسول ہی + اسکے دوسرون کا استدلال نامقبول ہے جیسا قرآن مجید مین آیا

ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا تنازعتم فی شئے فردوہ الی الرسول انکنتم تومنون باللہ والیوم الآخر ذلک

خیر و احسن تاویلا۔ وان تطیعوہ تہتدوا **ابیات** کیا تجہہ سے کہون حدیث کیا ہی + دردانہ درج مصطفے ہی +

ہوئے ہوئے مصطفے کی گفتار مت دیکہو کسیکا قول و کردار + ومن یدعی خلاف ہذا فعلیہ البرہان من الحدیث و

القرآن + کتبہ محمد احسن سیوانی غفر اللہ لہ ولوالدیہ فی نوبہ + المجیب مصیب عمل اپنا خاص کلام اللہ اور سنت رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسکے حق مین آیۃ کریمہ + یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وہدی ورحمۃ

ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ + وما آتیکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ آئی ہے چاہیے رکہنا اور قول

غیر کو مثل دکان عطار کے کہ وقتاً فوقتاً احتیاج استفادہ کی اسے پڑتی ہے چاہیے جاننا *

مالک اس کتاب کا

[illegible]

از لاہور انارکلی [illegible]